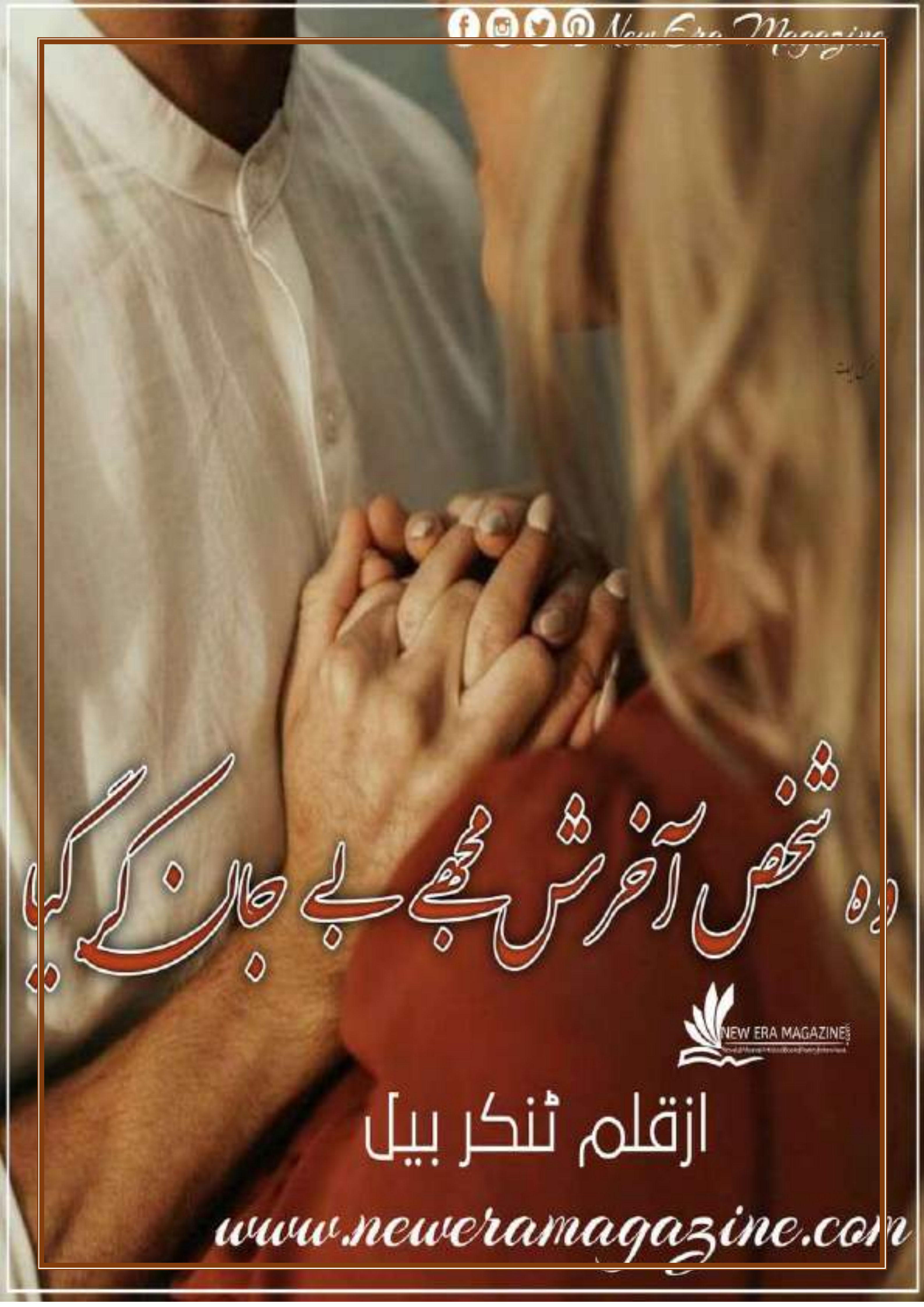
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

حادی کو وہیں چھوڑ کر سب فلیٹ میں آ گئے۔ میٹنگ روم میں ایک طرف سنائپر اور سنیک۔آئز لیپ ٹاپ پر کچھ ڈھونڈ رہے تھے۔ان سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھے کمانڈو سکار کو پر سوچ نظروں سے دیکھ رہے تھے جو اس وقت موبائل میں لگا ہوا تھا۔ سکار غصّے کا تیز تھا یہ بات وہ جانتے تھے، مگر سکار کا جنونی انداز کمانڈو کے لیے بلکل نیا تھا۔

'سر مس تاشا تو کامی کی حالت دیکھتے ہی نو دو گیارہ ہو گئیں۔' سنائپر نے اپنے دونوں ہاتھ رگڑتے ہوئے بتایا تو کمانڈو نے سکار کو دیکھا جس نے کندھے اچکائے۔

'پتا چلا ہے کہ مس تاشا یا پھر مس ایلس جو فارنر ہیں، انھیں ہائر کیا گیا تھا یونیورسٹی کی لڑکیوں کو ٹریپ کرنے کے لیے۔ان کا بار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔' سنیک۔آئز نے مزید کہا۔

'اور اب کہاں ہیں یہ مس ایلس؟' سکار نے عجیب سے لہجے میں پوچھا لیکن گردن پہ پڑنے والے ہاتھ پر کمانڈو کو خشمگین نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

'کامی پر ہاتھ کیوں اٹھایا تھا؟' سکار کی شکایتی نظروں کو اگنور کرتے ہوئے کمانڈو نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اگر ایسا نا کرتا تو انھیں کامران پر شک ہو جاتا۔' سکار نے منہ پھولاتے ہوئے بتایا۔

'یہ میرا ببر شیر !'سنائپر نے اسے سیلوٹ کیا تو سب مسکرا اٹھے۔

'اینی ویز۔۔۔ تم لوگ پتہ لگاؤ کہ بار کو کس ایریا میں شفٹ کیا گیا ہے۔ 'کمانڈو کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

'یس سر۔'

تینوں نے ایک ساتھ کہتے ہوئے کمانڈو کو سیلوٹ کیا تو وہ سر کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے نکل گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ہوپ سو گڑیا کسی سے شئیر کرلے یہ سب۔ 'سنیک-آئز کہتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

'کیا شئیر کرلے ؟اور کون سی گڑیا؟ 'سنائپر نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا تو سنیک-آئز نے سکار کی طرف اشارہ کیا۔

'اوہ ہاں یاد آگیا۔ ویسے خیریت ؟'

'اس طرح کے کیسز میں انسان منٹلی بہت ڈسٹرب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اپنی فیلنگس شئیر

نہ کرے تو۔۔۔۔۔۔'سنیک-آئز کی نظریں سکار پر تھیں جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

'تو پھر کیا خیال ہے کل ملنے جائیں؟'سنائپر نے نیچلا لب دانتوں میں دباتے ہوئے کہا۔

'کوئی ضرورت نہیں ہے۔تم لوگ اپنے کام سے کام رکھو۔'سکار سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تو سنیک-آئز اور سنائپر بھی مسکراتے ہوئے فلیٹ سے نکل گئے۔

****

غازیان ویلہ میں اس وقت سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔اقراء تانیہ کے ساتھ مل کر بلز اور ٹام سے کھیل رہی تھی۔گاڑی کی آواز پر کی نظریں داخلی دروازے کی جانب اٹھیں۔کچھ دیر بعد عریش اور شارق بیگز پکڑے آتے دکھائی دیے۔

'ہم غازیان ویلہ کے بزرگانِ محترم کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں!'دونوں نے بلکل شاہی درباریوں کی طرح ایک ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے سر جھکا کر سلام کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اور ہم آپ کا سلام قبول کرتے ہوئے آپ کو اپنی خیر منانے کی نصیحت فرماتے ہیں۔'

طائل غازیان نے اپنے بھائیوں اور پائیز کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو شارق اور عریش کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

'آپ دونوں بتانا پسند کریں گے اس قدر فضول حرکت کس خوشی میں انجام دی ہے؟'

مجتبیٰ غازیان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'گھوڑوں سے بڑا قد ہو گیا ہے مگر عقل گھٹنوں میں ہی رہ گئی ہے۔' سہیر غازیان نے غصّے سے کہا، ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دونوں کو ایک ایک لگا دیتے۔ جبکہ پائیز تو یوں ظاہر کر رہا تھا کہ اسے عریش اور شارق نظر ہی نہیں آ رہے۔

'بیٹا بہت بری بات ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔' سدا کی نرم دل مِنہا بیگم نے پیار سے سمجھایا۔

'اور جو اس نے ہمارے ساتھ کیا تھا وہ؟؟ مجھے میٹنگ میں بھی بڑی والی سن گلاسز لگانی پڑی تھیں۔'

'اور مجھے سارا ٹائم ماسک میں رہنا پڑا تھا کہ بعد میں سارا دن سانس لینے میں مشکل ہوتی

رہی۔'شارق نے مرچ مصالحوں کا استعمال کرتے ہوئے خود کو مظلوم ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

'پتا نہیں کیا بنے گا تم تینوں کا۔ایک سے بڑھ کر ایک ہو۔'اسمارہ بیگم نے افسوس سے ان تینوں کو دیکھا جن کے چہرے پر شرمندگی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

'یہ لاسٹ وارننگ ہے۔اس کے بعد میں تم لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے نا دیکھوں۔'

مجتبٰی غازیان کی رعب دار آواز پر شارق اور عریش سنجیدہ ہو گئے۔

'یہ تمھاری پنشمنٹ ہے کہ آج کھانے کے سارے برتن دھو کر رات گارڈن میں کھڑے رہ کر گزارو گے۔'سہیر غازیان نے کہہ کر اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ باقی کی سزا وہ تجویز کریں۔

'ایک ہفتے تک سب کے کپڑے استری کرو گے۔'طائل غازیان نے مسکراتے ہوئے سزا سنائی تو عریش اور شارق نے مدد طلب نظروں سے دائم کو دیکھا جس نے کندھے اچکاتے ہوئے ہری جھنڈی دکھائی۔

'پائیزان سب کاموں میں برابر کا شریک ہو گا۔'مجتبٰی غازیان نے پر سکون بیٹھے پائیز کو

بے سکون کرتے ہوئے کہا تو عریش اور شارق مسکرا اٹھے۔

'ڈیڈی میں کیوں ؟'

'کیونکہ غلطی تینوں کی ہے۔'جواب غزالہ بیگم کی طرف سے آیا۔

'میں کھانا لگا رہی ہوں تم دونوں جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔ '

اقراء کے کہنے پر شارق اور عریش اپنے کمرے میں چل گئے جبکہ باقی سب ٹیبل پر آ گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر سہیر غازیان نے اپنی نگرانی میں تینوں سے برتن دُھلوائے اور کیچن بھی صاف کروایا۔رات کے ساڑھے گیارہ بجے وہ فارغ ہو کر گارڈن میں چلے آئے۔اس سارے عرصے میں پائیز نے عریش اور شارق سے کوئی بات نہیں کی اور اب بھی پائیزان سے تھوڑے فاصلے پر چہل قدمی کر رہا تھا۔

'تو جو روٹھا تو کون ہنسے گا !'عریش پائیز کے ہم قدم ہوا۔

'تو چپ ہے تو یہ ڈر لگتا ہے، اپنا مجھ کو اب کون کہے گا؟'شارق بھی کہتے ہوئے پائیز کے دائیں جانب آ گیا۔

'تو ہی وجہ، تیرے بنا۔۔ '

'بے وجہ بے بیکار ہوں میں۔۔۔' پائیز بنا کوئی اثر لیے نیچے دیکھتے چلتا رہا۔

'تیرا یار ہوں میں!' آخر میں ایک ساتھ کہتے ہوئے شارق اور عریش کان پکڑے ایک آنکھ بند کیے پائیز کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

پائیز نے رک کر ایک نظر دونوں کے افسردہ چہروں پر ڈالی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ افسردگی کوئی ڈرامہ نہیں ہے کیونکہ بچپن سے ہی وہ تینوں ایسے تھے۔ اگر کوئی ایک روٹھ جاتا تو باقی دو بھی اداس ہو جاتے اور منانے کے لیے جُت جاتے۔ آخر کار دوستی ناراضگی پر قابض ہو گئی اور پائیز مسکراتے ہوئے دونوں سے ملا۔

'پلیز یار ناراض ہونا تو ٹھیک ہے لیکن یہ خاموش نہ ہوا کر، دل کو کچھ ہوتا ہے۔' عریش نے پائیز کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا۔

'ہاں بھلے ہمیں کٹ لیا کرو، بس خاموش نہ رہا کرو۔' شارق نے بھی تائید کی۔

'اچھا ٹھیک ہے۔ چلو بتاؤ میٹنگ کیسی رہی۔' پائیز نے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

'اچھی تھی لیکن آئی ایس کمپنی والے بہت ہی عجیب ہیں۔۔۔'

اور پھر باقی کی رات ان تینوں نے وہی گارڈن میں چہل قدمی کرتے گزاری۔۔۔۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ونیسہ اپنے کمرے میں جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی۔ شارمین کے ساتھ رونما ہونے والے حادثے نے اسے ذہنی طور پر بہت ڈسٹرب کیا تھا۔

'یااللہ ان لوگوں کو آپ کا خوف کیوں نہیں ہے؟؟ کیوں یہ آپ سے غافل ہیں؟؟؟ کیا یہ اپنے انجام سے بے خبر ہیں جو ظلم کی انتہا کر رہے ہیں! کیا اب ہم لڑکیوں کے لیے گھر کے علاوہ کہیں بھی جانا خطرے سے خالی نہیں؟' آنسوؤں سے چہرہ بھیگ چکا تھا

لیکن دل تھا کہ ہلکہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔

'اللہ میں آپ کی شکر گزار ہوں آپ نے شارمین کو اپنی امان میں رکھا۔ میں شکر گزار ہوں!' ونیسہ نے کہتے ہوئے سجدہ کیا۔

اور بے شک سجدہ شکر ادا کرنے کا سب سے خوبصورت طریقہ ہے۔

اپنے رب سے راز و نیاز کرنے کے بعد وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی اسٹیڈی ٹیبل پر بیٹھ گئی اور ایک ڈائری کھول کر اس میں لکھنے لگی۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ لکھتے رہنے کے بعد ونیسہ ڈائری بند کرتے ہوئے بیڈ پر آ گئی اور صبح شارمین کی طرف جانے کا ارادہ کیے سونے کو لیٹ گئی۔

رات بھر رونے کی وجہ سے ونیسہ کی آنکھ کافی دیر سے کُھلی تھی۔ اگر ایشل کال نہ کرتی تو یقیناً فجر کی نماز قضا ہو جاتی۔ ونیسہ نے جلدی سے شارمین کو جگایا اور پھر خود بھی نماز پڑھنے چلی گئی۔ نماز پڑھ کر وہ باہر آ گئی جہاں نورین بیگم کیچن میں ناشتے کا انتظام کر رہی تھیں۔

'سلام مما جان! لائیں میں کرتی ہوں آپ مہر ماہ کو دیکھیں۔'

'سلام بیٹا۔چائے رکھ دی ہے بس آملیٹ بنالو۔'نورین بیگم ونیسہ سے کہتے ہوئے کیچن سے نکل گئیں۔

مہرماہ کے جانے کے بعد ونیسہ نے نورین بیگم کو شارمین کی طرف جانے کا بتایا۔

'خیریت؟'

'جی مماجان بس ویسے ہی دل چاہ رہا تھااور شارمین تو کل بھی کہہ رہی تھی کہ آؤ لیکن مجھے مناسب نہیں لگا۔آپ کو تو پتا ہے رشتے والی سچویشن میں بہن کی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے۔'ونیسہ نے جان بوجھ کر اس حادثے کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جب اللہ نے اس کا پردہ رکھا تھا تو اسے کوئی حق نہیں تھا اس بارے میں کچھ بھی کہنے کا۔

'اچھا ٹھیک ہے میں تمھارے باباجانی سے کہہ دیتی ہوں وہ جاتے ہوئے تمھیں ڈراپ کردیں گے۔'نورین بیگم نے احمد زمان سے بات کی تو انھوں نے نو بجے تک تیار رہنے کا کہا۔

گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر ونیسہ تیار ہونے چلی گئی اور دس بجے وہ عابر ویلہ کے سامنے تھی۔

'باباجانی واپسی پر مجھے پک کر لیں۔اسلام علیکم!'ونیسہ نے بیل بجاتے ہوئے کہا۔

'اوکے بیٹا۔اللہ حافظ!'دروازہ کھلتادیکھ کر احمد زمان نے بائیک اسٹارٹ کی اور ونیسہ کے اندر جاتے ہی وہ بھی چلے گئے۔

'اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟'

'وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک آپ کیسی ہو؟اور کس کے ساتھ آئی ہو؟'نسرین بیگم نے ونیسہ سے ملتے ہوئے پوچھا۔

'باباجانی کے ساتھ آئی ہوں۔شارمین کہاں ہے؟'ونیسہ نے کہتے ہوئے آس پاس نظر دوڑائی۔

'وہ کل سے کمرے میں ہی بند ہے۔'نسرین بیگم ونیسہ کو لیے اندر آگئیں۔

'ٹینشن ناٹ!میں ہوں نا۔'ونیسہ نے فرضی کالر جھاڑے۔

'یہ کون آیاہے؟'جیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

'اسلام علیکم جیا!کیسی ہیں آپ؟'ونیسہ جیاسے ملی۔

'وعلیکم اسلام میں ٹھیک اپنی سناؤ۔'جیااور ونیسہ بھلے ایک دوسرے سے پہلی بار مل رہی

تھیں لیکن شارمین کی مہربانی سے ملے بنا بھی ایک دوسرے کو جانتی تھیں۔۔

'میری پشوگے اداس ہے تو میں کیسے پر سکون ہو سکتی ہوں؟'

'کیا مطلب؟؟ آپ کو پتا ہے؟'

'مجھے حیرت ہوتی اگر ونیسہ کو پتا نا ہوتا۔' نسرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ناشتہ تو اس پشوگے نے کیا نہیں ہو گا۔ آنٹی آپ پندرہ منٹ بعد لے آیئے گا۔' ونیسہ کہتے ہوئے شارمین کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

'کیا بات ہے تمھارا رنگ اتنا پیلا کیوں ہو رہا ہے؟' اسمارہ بیگم نے سینک کے پاس کھڑی گہرے گہرے سانس بھرتی اقراء سے پوچھا۔

'پتا نہیں آنی دل گھبرا رہا ہے۔'

'وہ تو ہونا ہی ہے، سارا دن خود کو ہلکان کرتی رہتی ہو۔' اسمارہ بیگم اقراء کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے کیچن سے باہر لے آئیں۔

'کیا ہوا سب خیریت؟' غزالہ بیگم نے اقراء کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

'پتا نہیں کہہ رہی ہے دل گھبرا رہا ہے۔' اسمارہ بیگم کے کہنے پر مِنہا بیگم بھی متوجہ ہوئیں۔

'میں سکینہ کو کہتی ہوں اگر ہاسپٹل نہیں گئی تو یہاں آجائے۔' مِنہا بیگم نے کہتے ہوئے فون ملایا۔ سکینہ ان کے پڑوس میں رہتی تھیں اور گائنا کولوجسٹ تھیں۔ آدھے گھنٹے بعد سکینہ غازیان ویلہ میں تھیں اور پھر انھوں نے جو خبر سنائی، اس نے سب کو خوشی نہال کر دیا آخر پہلی خوشی تھی اس گھر کی۔ اقراء کے تو آنسو ہی نہیں تھم رہے تھے۔ غزالہ بیگم نے دائم کو کال کر کی جلدی گھر آنے کا کہا لیکن وجہ نہیں بتائی۔ سب خواتین اس وقت اقراء کے کمرے میں بیٹھی اسے اپنی صحت کا خیال رکھنے کا کہہ رہی تھیں جب دروازہ کھول کر وہ اندر آیا۔

'اسلام علیکم! سب خیریت ہے نا؟ ممی آپ کی طبعیت ٹھیک ہے؟ اقراء؟؟؟' دائم نے پریشانی سے پہلے اپنی ماں کو دیکھا پھر اقراء کو جو اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

'وعلیکم اسلام۔ جی بیٹا سب ٹھیک ہیں کسی کو کچھ نہیں ہوا۔' اسمارہ بیگم نے دائم کو تسلی دی۔

'پھر سب کی آنکھیں نم کیوں ہیں؟'

'اب یہ تو تمہیں اقراء ہی بتائے گی، ہم تو جارہے ہیں ایک زبردست سے لینچ کا انتظام کرنے !'منہا بیگم اقراء کو شرارتی نظروں سے دیکھتے کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئیں۔ ان کے پیچھے اسمارہ بیگم اور غزالہ بیگم بھی نکل گئیں۔

'اقراء کیا ہوا ہے ؟'دائم کی آواز میں بلا کی نرمی تھی۔

'دائم وہ میں۔۔۔'مارے خوشی اور شرم کے اقراء سے بولا ہی نہیں گیا۔

'ہم تم کیا؟؟'دائم نے اقراء کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اپنے مقابل کھڑا کیا۔

'ممی دادو بننے والی ہیں۔'اقراء نے کہتے ہی دائم کے سینے میں منہ چھپالیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اچھا۔۔۔'دائم کی بات پر اقراء نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اتنی بڑی بات پر کے جواب میں صرف ''اچھا'' کہہ رہا تھا۔

'کیا ہوا؟ ممی دادو بننے والی ہیں تو اس میں کون سی بڑی بات۔۔۔۔'دائم کہتے کہتے رک گیا۔بے یقینی سے اقراء کو دیکھا جو دائم کے خاموش ہوتے ہی بلش کر رہی تھی اور اگلے ہی لمحے دائم ہنستے ہوئے اسے گلے لگا گیا۔

'الحمداللہ !'

دائم کی آنکھیں نم تھیں۔آخر کار نعمت کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔

****

شارمین اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی کل والے واقع کو سوچ رہی تھی یا یوں کہا جائے کہ سکار کے بارے میں سوچ رہی تھی۔کیونکہ ان آنکھوں میں کچھ تو تھا جسے کافی کوشش کے بعد بھی وہ کوئی نام نہیں دے سکی۔اس بات نے شارمین کو ڈسٹرب کر دیا تھا۔اب شارمین کو سنیک-آئز کی باتیں بھی یاد آرہیں تھی کہ کس طرح منٹوں میں وہ شارمین کو ریلکس کر چکا تھا۔

شارمین سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی کہ دھاڑ سے دروازہ کھلا اور ونیسہ کی چیختی ہوئی آواز آئی۔

'اسلام علیکمم۔۔۔'ونیسہ کہتے ہوئے شارمین کے گلے لگ گئ۔

'وعلیکم اسلام۔۔کیسی ہو میری جان !'

'میں بلکل اے ون !اور تم نے ناشتہ کس خوشی میں نہیں کیا؟؟؟'ونیسہ نے فوراً آنکھیں دکھائی۔

'یار ربس دل نہیں کر رہا تھا۔'شارمین اسے لیے بیڈ پر آگئی۔

'تمھارے اس دل کو تو میں سیدھا کرتی ہوں نا۔'ونیسہ نے عبایا اتارتے ہوئے شارمین کو گھورا۔

'اچھا بس نا!!ایشو کب تک آئے گی؟'

'کہہ رہی تھی آج کوئی اسائنمنٹ دینی تھی تو یونی گئی ہے۔واپسی پر یہاں آئے گی۔'
ونیسہ نے کہتے ہوئے اپنی ماں کو خیریت سے پہنچ جانے کا میسج کرتے ہوئے شارمین کو بتایا۔

اتنے میں نسرین بیگم شارمین اور ونیسہ کے لیے ناشتہ لے آئیں۔

'چلو دونوں مل کر کھاؤ۔اس طرح کھانا پینا چھوڑ دینے سے کیا ہوگا۔'

'کھانا پینا چھوڑ دینے سے پشو گے آپ کو ایموشنل بلیک میل کر کہ اپنی منوائے گی۔'
ونیسہ نے شرارت سے کہتے ہوئے ٹرے شارمین اور اپنے درمیان رکھی۔

'کیا منوائے گی؟؟'نسرین بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

'اہو آنٹی آپ بھی کتنی معصوم ہیں!سمجھا کریں نا ابھی لاسٹ سنڈے کو ہی تو مہمان

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر کے گئے ہیں۔'

'ہااااا۔۔۔ مما یہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔'نسرین کے بے یقینی سے دیکھنے پر شارمین نے صفائی پیش کی۔

'انسان بن جاؤ ورنہ لگاؤ گی۔'نسرین بیگم کہہ کر چلی گئیں۔

'بہت مکار ہو تم۔'شارمین نے ونیسہ کو گھورا جو مزے سے بریڈ پر جیم لگا کر اب شارمین کی طرف بڑھا رہی تھی۔

'بس بس باقی کا غصّہ بعد میں کرنا پہلے یہ کھالو۔'

شارمین کو باتوں ہی باتوں میں ونیسہ نے ناشتہ کروادیا۔دونوں باہر گارڈن میں چہل قدمی کرتے ہوئے ایشل کا انتظار کر رہی تھیں۔تقریباً بارہ بجے ایشل بھی آگئی۔پھر وہ تینوں شارمین کے کمرے میں بیٹھی سنڈے کو آنے والے مہمانوں کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں۔

'اچھا مین بڑی فیملی ہے۔'ایشل نے جوس پیتے ہوئے کہا۔

'ہاں یوں ہی سمجھ لو۔'

'ویسے جیجو کا نام تو بتاؤ۔' ونیسہ آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

'اتنی خوش نہ ہو۔ نام سن کر تمھارا منہ لٹک جانا ہے۔' شارمین نے جیسے خبردار کیا۔

'کیوں؟ اب تم کہو گی کہ ان کا نیم پائیز مجتبیٰ ہے؟' ونیسہ نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

'اللہ نہ کرے ونی کی بچی! صرف پائیز ہے۔' شارمین نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا۔

'ویسے پائیز نیم تو اچھا ہے۔ مسز شارمین پائیز!' ایشل کی نظروں میں ستائش ابھری۔

'اچھا چھوڑو اس بات کو اور تم یہ بتاؤ سنیک-آئز دکھنے میں کیسا تھا۔' ونیسہ نے بات بدل دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'پتا نہیں، اس نے ماسک لگایا ہوا تھا۔ لیکن اس کا انداز!' شارمین کو ابھی تک سنیک-آئز کی سحر انگیز آواز یاد تھی۔

'کیا ہوا اس کے انداز کو؟' ایشل نے پریشانی سے پوچھا۔

'افوہ۔۔ کچھ نہیں ہوا۔ بس اس کے بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ واقعی میں اس وقت پر سکون ہو گئی تھی۔ لیکن ایشو ونی، ایک بات مجھے کافی ڈسٹرب کر رہی ہے۔'

'کیا بات پشو گے؟'

'سکار نے جب مجھے سائیڈ پر کیا تھانا اس گارڈ سے تب میں نے اس کی آنکھیں دیکھیں تھی۔'شارمین نے ایشل اور ونیسہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'تو؟'

'تو یہ کہ ان میں غم وخوف کا تاثر تھا جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔'

'کہیں یہ محبت کی علامت تو نہیں؟'ونیسہ نے ایشل کو کہنی مارتے ہوئے شرارت سے کہا۔

'اوئے ہوئے!'ایشل نے بھی ونیسہ کا ساتھ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'استغفر اللہ! میری جان یہ حقیقی دنیا ہے تمھاری ناولز والی نہیں کہ پہلی ملاقات میں ہی ہیرو فلیٹ ہو جائے۔'

شارمین کے کہنے پر ونیسہ اور ایشل ہنس دیں جس میں شارمین کی ہنسی بھی شامل ہو چکی تھی۔ہنستے کھیلتے ایک اچھا وقت گزار کر وہ دونوں اپنے اپنے گھر چلی گئیں۔

****

اس واقعے کو تین دن گزر چکے تھے اور یہ تینوں دن شارمین نے یونی سے چھٹی کر کے

گزارے۔

وہ بھی کافی حد تک اس تلخ سانحے کو بُھلا چکی تھی لیکن اگر یاد تھے تو صرف سنیک-آئز اور سکار۔ جنھیں وہ چاہ کر بھی بھول نہیں پا رہی تھی۔ آج جمعہ تھا اور شارمین کے تینوں چاچو اور اسد خان آئے ہوئے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے ایک اہم موضوع پر بات کر رہے تھے۔

جی ہاں آپ ٹھیک سمجھے! وہ سب ان چار دنوں میں پائیز کے بارے میں جمع کی گئی معلومات کو ڈسکس کر رہے تھے اور مزے کی بات شارمین کو بھی بٹھایا ہوا تھا جو شرم سے ڈوب مرنے کو تھی۔

'آفس میں کولیگز کے ساتھ بھی اچھے سے پیش آتا ہے۔' اسد خان پائیز کے حق میں بولے۔

'یونیورسٹی کا ریکارڈ بھی کلئیر ہے۔' جواد اعظم نے مزید بتایا۔

'غصّے کا تیز ہے لیکن سامنے والے کی خاموشی پر جلدی نارمل ہو جاتا ہے۔' امان اعظم نے شارمین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'شکل وصورت اور سیرت کا بھی اچھی ہے۔'سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر اقبال اعظم جلدی سے بولے۔

'شارمین میری شہزادی بیٹی اِدھر آؤ میرے پاس۔'عابر اعظم اب شارمین کی طرف متوجہ ہوئے جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

باپ کی آواز پر اسی طرح جھکے سر کے ساتھ ان کے پاس آگئی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

'آپ کو پتا ہو گا وہ مہمان کس لیے آئے تھے!'

شارمین نے ہاں میں سر ہلایا۔

'ہمیں لڑکا اچھا لگا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو انھیں مثبت جواب دے دیں؟' عابر اعظم نے شارمین کو پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

وہ جانتے تھے کہ شارمین کبھی بھی ان کے فیصلے سے اختلاف نہیں کرے گی لیکن سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے پوچھا مناسب سمجھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'عیشا لڑکے کو آپ جانتی بھی ہیں۔ وہ ٹک ٹاکر یاد ہے نا جس کی بائیک ریسنگ والی ویڈیو میری فیورٹ ہے!' فہد نے "آپ کی فیورٹ" کہنے کی بجائے "میری فیورٹ" کہا۔

اور یہاں نکلا مس کیٹی کیٹ کا تراہ! شارمین بے یقینی سے کبھی فہد کو دیکھتی تو کبھی اپنی ماں، خالہ اور باقی سب کو۔

'مجھے کسی صورت اس سے شادی نہیں کرنی!'

شارمین روتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سب حیران رہ گئے شارمین کو یوں انکار کرتا دیکھ کر۔

'اچھا بیٹھو اور انکار کی وجہ بتاؤ۔'اسد خان نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے سنجید گی سے پوچھا۔

اب شارمین کیا بتاتی کہ وہ اس کا کرش رہ چکا ہے۔

'چاچو یہ ایک دن ہماری یونی آیا تھا اور مجھ سے بہت بد تمیزی کی تھی۔'شارمین کو کچھ سمجھ نہ آیا تو یونی والے واقعے کو وجہ بنا کر پیش کر دیا۔

'کیسی بد تمیزی؟'عابرا عظم کی تیز اور سخت آواز پر شارمین کو لفظ "بد تمیزی" کا خطرناک والا مطلب یاد آنے پر احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ گئی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'شارمین کیا بد تمیزی کی ہے پائیز نے؟'امان اعظم نے بھائی کو پر سکون رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود پوچھا۔نسرین بیگم اور جیا بھی حیران پریشان شارمین کو دیکھ رہی تھیں۔

'ان نہیں اتنی بڑی بات نہیں ہے۔وہ دراصل۔۔۔۔'اور شارمین نے تھوک نگلتے ہوئے یونی کے آف ٹائم والا قصّہ ان کے گوش گزار کر دیا۔

'شارمین یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔'نسرین بیگم نے غصّے سے اپنی انوکھی بیٹی کو

دیکھا اور تھپڑ لگانے کی آس دل میں دبائے اسے گھورنے لگیں کیونکہ سب کی موجودگی میں شارمین کو کچھ کہنا گویا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے برابر تھا۔

'نہیں پائیز کو اپنی اس حرکت کی معافی مانگنی پڑے گی۔ آج تک ہم نے اپنی بیٹی کو غصّے سے دیکھا نہیں اور وہ اتنی باتیں سنا گیا۔' اسد خان جلال میں آگئے تو جیا اور نسرین بیگم سر پکڑ کر رہ گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ وہ شارمین کو سمجھائیں گے لیکن اسد خان تو الٹا پائیز کے پیچھے پڑ گئے۔

'کل بلواتے ہیں پائیز کو اور پوچھتے ہیں۔' امان اعظم نے غصّے سے کہا تو نسرین بیگم نے آس سے اپنے شوہر کو دیکھا کہ شاید وہ کچھ سمجھداری کا مظاہرہ کر لیں۔

'میں دائم کو کال کر کہ کہہ دیتا ہوں۔' اور نسرین بیگم کی امیدوں پر پانی پھیرتے عابر اعظم دائم کو کال ملا چکے تھے۔ سلام دعا کے بعد عابر اعظم نے دائم سے کہہ کر پائیز کو ان کی طرف بھیجنے کا کہا۔ دائم کے ہامی بھرنے پر عابر اعظم نے ایک دو اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے فون رکھ دیا۔

'کیا کہا؟' جواد اعظم نے پوچھا۔

'صبح نو بجے!'عابر اعظم وقت بتا کر وہاں سے چلے گئے تو نسرین بیگم بھی شارمین کو گھورتی ہوئی ان کے پیچھے گئیں۔

'آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟'جواد اعظم نے شارمین سے پوچھا جو پریشان چہرہ لیے بیڈروم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

'مجھ یاد ہی نہیں رہا تھا۔'

'اچھا کوئی بات نہیں ریلکس کرو۔'اقبال اعظم نے شارمین کو پیار کرتے ہوئے تسلی دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

جس وقت عابر اعظم کی کال آئی،غازیان ویلہ میں سب کھانا کھا رہے تھے۔

'ڈیڈی عابر انکل ہیں۔'دائم نے مجتبیٰ غازیان کو بتایا تو پانی پیتا پائیز کھانسے لگا۔

'آرام سے یار حوصلہ! اتنی بھی کیا جلدی ہے؟'ساتھ بیٹھے شارق نے پائیز کی پیٹھ سہلائی تو پائیز اسے گھورنے لگا۔

'سپیکر آن کر دینا۔'سہیر غازیان کے کہنے پر دائم نے کال یس کرتے ہی سپیکر پر ڈال

دی۔

'اسلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ؟'

'وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک اپنی سناؤ۔' عابر اعظم کی سنجیدہ سی آواز آئی۔

'الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں۔' دائم نے خوشدلی سے کہا۔

'ہمیں پائیز سے کچھ بات کرنی ہے۔ کیا وہ کل ہماری طرف آ سکتا ہے؟' ایک بار پھر عابر اعظم کی سنجیدہ آواز گونجی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دائم نے اپنے والد کو دیکھا جنھوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔

'جی کیوں نہیں۔'

'کب تک؟' عابر اعظم نے پوچھا تو دائم نے پائیز کی طرف دیکھا جس نے ہاتھ کے اشارے سے وقت بتایا۔

'صبح نو بجے۔'

'اوکے۔ اور سناؤ کام کیسا جا رہا ہے؟' عابر اعظم کی آواز آئی۔

'اچھا جارہا ہے انکل۔ ہم اسلام آباد میں بھی ایک برانچ کھولنے کا سوچ رہے ہیں۔'

'چلو اللہ کامیاب کرے۔ اچھا بیٹا پھر بات ہوتی ہے۔ اللہ حافظ۔' عابر اعظم نے دعا دیتے ہوئے الوداعی کلمات ادا کیے۔

'اللہ حافظ!' دائم نے مسکراتے ہوئے کال بند کر دی۔

'ویسے خیریت پائیز کو کیوں بلا رہے ہیں؟ اور وہ بھی اپنے گھر!' منہا بیگم کی نظریں پائیز پر تھیں جو خود کو انجان ظاہر کرتا کھانا کھا رہا تھا۔

'ضرور اس کے کالے دھندے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے۔' عریش نے مسکراتے ہوئے شارق کو آنکھ ماری۔

'اُہوں۔۔ کھانا کھاؤ سب۔' پائیز کے منہ کھولنے سے پہلے ہی طائل غازیان نے ٹوک دیا۔

کھانا کھانے کے بعد پائیز اور دائم بیٹھے آنے والی میٹنگ کے بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے۔ ان سے تھوڑے فاصلے پر عریش تانیہ کے ساتھ ایک خوبصورت اور چھوٹا سا گھر بنا رہا تھا جو وہ اسلام آباد سے لایا تھا۔ بھئی یہ کیسے ممکن تھا کہ عریش کہیں جائے اور اپنی

کوئین کے لیے کوئی تحفہ نہ لائے!

تانیہ بھی سب کچھ بھولی اپنے عیش کے ساتھ مل کر ٹام اور ببلز کا گھر جوڑنے میں لگی ہوئی تھی جو بس مکمل ہونے ہی والا تھا۔

'عیش ٹام اور ببلز کی نیم پلیٹ بھی تو ہونی چاہیئے تھی نا۔'تانیہ نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

'ہمم ہونی تو چاہیئے۔اچھا وہ میں خود بنا دوں گا۔'عریش نے سر کھجاتے ہوئے آخر میں بے فکری سے کہا۔

'بس یاررررر۔۔۔میں تو پک گیا ہوں اس ٹاپک سے۔۔'شارق نے دہائی دی کیونکہ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ پائیز اور دائم کو ایک ہی پوائنٹ پر اٹکا دیکھ کر بور ہو گیا تھا۔

'دانت تڑوالو گے تم!اور بھائی یہ پوائنٹ اگر ایسے ڈسکس کر لیں گے تو کیا مسئلہ ہو جائے گا؟؟'پہلی بات شارق اور دوسری بات دائم سے کہتے پائیز غصّے سے لیپ ٹاپ دور کرتا اٹھ گیا۔

'عریش اگر تم یہ ونڈو دیوار میں لگانے کی بجائے چھت میں لگا دو تو؟'دائم نے پائیز کو

اگنور کرتے ہوئے عریش سے پوچھا۔

'آئیڈیا فلاپ ہے۔' عریش کا مصروف سا جواب آیا۔

'کیوں؟'

'اگر چھت میں لگائیں گے تو ہوا، پانی اور دھوپ ڈائریکٹ آئے گی جس سے گھر میں رہنے والوں کو پریشانی کا سامنا ہوگا۔' عریش کے اندر کا انجینئر جاگ اٹھا۔

'کلئیر؟' دائم نے پائیز کو دیکھا جو دونوں ہاتھ باندھے کچھ سوچ رہا تھا۔

'جی بھائی۔'

'بس بند کرو یہ سب۔ چلو تانی جلدی سے عبایا پہنو ہم آئسکریم کھانے جا رہے ہیں۔' شارق اٹھ کھڑا ہوا اور تانیہ کو بھیج کر عریش کو اٹھایا۔

'اچھا تم لوگ جاؤ اور جلدی آنا۔' دائم نے لیپ ٹاپ بیگ میں رکھتے ہوئے شارق سے کہا۔

'نہیں بھائی آپ اور آپی بھی چل رہے ہیں ہمارے ساتھ۔'

شارق کہتے ہوئے دائم کے کمرے میں چلا گیا اور ٹھیک دس منٹ بعد عبایا پہنی اقراء کے

ساتھ واپس آیا۔تب تک تانیہ بھی آچکی تھی۔

دائم اقراء،تانیہ اور شارق کے ساتھ گاڑی میں جبکہ پائیز اور عریش بائیک پر آگے پیچھے غازیان ویلہ سے نکلے۔ان کا رخ اپنے فیورٹ آئسکریم پالر کی طرف تھا جہاں وہ ہمیشہ جایا کرتے تھے۔لیکن انھیں وہاں سے بھاگنا پڑا،کیونکہ لڑکیوں نے پائیز کو گھیر لیا تھا اور سیلفی لینے کے لیے بے چین ہو رہی تھیں۔بڑی مشکل سے پائیز اپنی جان چھڑواتا وہاں سے نکلا۔اب ان کا رخ ڈینز کی طرف تھا۔وہاں سے پائیز نے اپنے لیے ایک پی-کیپ خرید کر پہن لی۔گلاسز اور کیپ کی وجہ سے اب غور سے دیکھنے پر ہی وہ پہچانا جا سکتا تھا۔

'آج کے بعد میں ماسک پہن کر گھر سے نکلا کروں گا۔' پائیز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غصّے سے کہا۔

'نہیں تو تمہیں ضرورت ہی کیا تھی ٹک ٹاک یوز کرنے کی اور پھر ویڈیوز بھی ریسنگ اور رائڈنگ والی بنانے کی جو لڑکیوں کی کمزوری ہوتی ہیں۔' عریش نے الٹا پائیز کو سنا دیں۔

'عیش آپ پائیز بھائی کو کیوں ڈانٹ رہے ہیں؟' تانیہ سے کہاں برداشت ہونا تھا عریش

کا پائیز کو سنانا۔

'اچھا بس! ہم یہاں آئسکریم کھانے آئے ہیں شاید۔' اقراء نے سب کو چپ کروادیا۔

آئسکریم کھانے کے بعد کچھ دیر ونڈو شاپنگ کر کہ رات آٹھ بجے وہ سب گھر آگئے۔ چونکہ وہ کھانے میں برگر وغیرہ کھا چکے تھے اسی لیے یونہی سونے چلے گئے۔

****

آج کہانی میں صرف وہی کردار ہی نہیں بلکہ دو اور بھی جاگ رہے تھے۔ایک کردار جائے نماز بچھائے اللہ سے التجا کر رہا تھا۔جی ہاں وہ تھی ہماری شارمین عابر جو دعاؤں سے اپنی قسمت بدل جانے کے معجزہ کی آس لگائے بیٹھی تھی۔

دوسرا کردار اپنے بیڈ پر لیٹا آنے والے کل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ اپنا پائیز مجتبیٰ تھا جو خود کو ممکنہ خطرات سے نمٹنے کیلیئے تیار کر رہا تھا۔کیونکہ عابر اعظم کی آواز کی سنجیدہ کوئی اچھی خبر نہیں دے رہی تھی۔

اب آتے ہیں تیسرے کردار کی طرف، جو ہر بار کی طرح آج بھی اپنی اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ لیکن آج وہ کردار سوچوں میں ڈوبا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ قلم چلتا جارہا

تھا اور صفحے بدلتے ہی جا رہے تھے۔

نیند بھی بے رحم بنی ان تینوں کو جاگتا دیکھتی رہی۔آخر کار رات کے آخری پہر نیند نے ان تینوں کو اپنی نرم گرم آغوش میں چھپا ہی لیا۔۔۔۔۔۔

****

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

خلافِ معمول آج ونیسہ کی جگہ ایشل نے شارمین کو فجر کے لیے جگایا تھا۔

'ونی کہاں ہے؟'شارمین نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

'وہ اس کا موبائل بند تھا اسی لیے میں نے تمہیں کال کرلی۔'ایشل نے عام سے لہجے میں کہا تاکہ شارمین پریشان نہ ہو۔

'فون کیوں آف ہے اُس کا؟'

'ہو سکتا ہے بیٹری ڈیڈ ہو گئی ہو۔اب چھوڑو ان باتوں کو اور جلدی سے نماز پڑھو وقت نکلا جارہا ہے۔'ایشل نے شارمین کا دھیان بٹانے کو کہا۔

'چلو ٹھیک! اللہ حافظ!'

'اللہ حافظ!'

فون رکھتے ہی شارمین وضو بنا کر نماز پڑھنے لگی۔ نماز پڑھ کر شارمین ایک بار پھر اپنے رب سے فریاد کر رہی تھی۔

'اللہ جی پلیز! پلیز پلیز یہ بات یہیں ختم ہو جائے۔پلیز آپ کو تو پتا ہے نا میں اس کا سامنا نہیں کر سکتی۔'شارمین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

'افف آج تو اس نے آنا بھی ہے۔ اللہ جی موقع بھی مل رہا ہے پلیز کچھ کر دیں۔'

شارمین جھر جھری لیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور موبائل لے کر ونیسہ کو کال ملائی لیکن نمبر بند تھا۔ کچھ سوچتے ہوئے شارمین شیلف کی طرف آئی اور وہاں سے ایک خوبصورت غلاف میں لپٹا قرآن پاک نکال کر صوفے پر بیٹھی اور تلاوت کرنے لگی۔

اور بے شک کلامِ پاک روح کو پر سکون کر دیتا ہے بشر طیکہ دل سے پڑھ جائے!

جیسے ہی وہ تلاوت کر کے فارغ ہوئی، دروازہ نوک ہوا اور ساتھ ہی کوئی اندر آیا۔ قرآن پاک کو اس کی جگہ پر واپس رکھتے ہوئے شارمین نے مڑ کر دیکھا تو نسرین بیگم بیڈ شیٹ چینج کر رہی تھیں۔

'اسلام علیکم مما گڈ مارننگ!'

'وعلیکم اسلام مارننگ!' نسرین بیگم کی آواز سے ناراضگی جھلک رہی تھی۔

'مما آپ ناراض ہیں؟' شارمین کو حیرت ہوئی کیونکہ نسرین بیگم بنا کچھ کہے واپس جا رہی تھیں۔

'خیال آگیا تمھیں؟' نسرین بیگم نے طنزیہ پوچھا۔

'مما اگر میری کوئی بات بُری لگی ہے تو ڈانٹ لیں پر ایسے تو نہ کریں!' ماں کی ناراضگی نے شارمین کو بے چین کر دیا۔

'شارمین کم آز کم بولتے وقت احتیاط سے کام لیا کرو۔ پہلے ہی تمھارے پاپا جانی یونیورسٹی والے واقعے سے پریشان تھے اور اب تمھارے اس فضول سے انکار سے وہ مزید پریشان ہو گئے ہیں۔' نسرین بیگم نے شارمین کو ڈانٹ دیا۔

'لیکن مما مجھے اس سے شادی نہیں کرنی وہ اچھا نہیں ہے۔' شارمین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'تم اسے جانتی ہو؟' نسرین بیگم کے یوں اچانک پوچھنے پر شارمین گڑبڑا گئی۔

'ن نہیں میں کہاں سے جانتی ہوں۔' نظریں چُراتے ہوئے جھوٹ بولا۔

'پھر تمھیں کیسے پتا کہ وہ اچھا نہیں ہے؟' نسرین بیگم کی سنجیدگی برقرار تھی۔

'مما پلیز آپ کسی سے بھی کروا دیں میری شادی۔ چاہے وہ لنگڑا ہی کیوں نہ ہو میں ایک لفظ نہیں بولوں گی بٹ پلیز پلیز اس سے نہیں!' شارمین نسرین بیگم کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے انھیں منانے کی کوشش کرنے لگی۔

'استغفر اللہ شارمین! اللہ نہ کرے۔ کیا فضول بول رہی ہو۔ مسئلہ کیا ہے تمھیں پائیز سے؟؟' نسرین بیگم حیران تھیں شارمین کے عجیب رویے پر۔

'کچھ بھی نہیں ہے۔ بس مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔'

اب وہ کیا بتاتی کہ اس میں پائیز کا سامنا کرنے کی جرت نہیں ہے۔ موصوف کو دیکھتے ہی دل دو سو کی اسپیڈ سے بھاگنے لگتا ہے اور اسے سوچنے پر ہماری موصوفہ بے ہوش ہونے لگتی ہیں۔

'قسم سے کبھی کبھی بلکل سمجھ نہیں آتی تمھاری۔' نسرین بیگم بے بسی سے کہتی کمرے سے چلی گئیں۔

'خدایا! میں کہاں جاؤں؟؟ ایک تو یہ ونی کی بچی بھی غائب ہے۔ اب میں کس سے بات کروں؟ ایشو بھی یونی میں ہو گی۔' شارمین پریشانی میں یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے خود سے بڑبڑائے جا رہی تھی کہ فہد آ گیا۔

'عیشا آ جاؤ سب بلا رہے ہیں ناشتے پر۔'

'اچھا تم جاؤ میں آئی۔' فہد کو بھیج کر شارمین نے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو ریلکس

کرتے ہوئے نیچے آگئی۔

****

ٹریک سوٹ پہنے وہ اس وقت جاگنگ کر رہا تھا لیکن صبح کی یہ تازہ اور ٹھنڈی ہوا بھی اسے پر سکون نہیں کر پا رہی تھی۔

'تم بلاوجہ ہی پریشان ہو رہے ہو پائیز!' عریش پائیز کے ہمقدم ہوا۔

'ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ کیونکہ اگر کوئی سیریس بات ہوتی تو وہ صرف تمہیں نہ بُلاتے۔' شارق بھی بھاگتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگا۔

'یار ان کی ٹون سے صاف لگ رہا تھا کہ کچھ گڑ بڑ ضرور ہے۔' پائیز نے رکتے ہوئے پریشانی سے دونوں کو دیکھا۔

'یہ تم نے ٹون کب سے جج کرنا شروع کر دی؟' عریش نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

'اوکم آن! میں نے اتنا ٹائم باہر گزارہ ہے اور طرح طرح کے لوگوں سے پالا پڑا ہے میرا۔'

'اچھا اس بات کے پیچھے گدھا چھوڑ دو اور گھر چلو ناشتہ بن چکا ہو گا۔' شارق ہنستے ہوئے گھر کی طرف بڑھ گیا تو پائیز اور عریش بھی مسکراتے ہوئے آ گئے۔

ناشتہ کر کہ سب اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے۔ اقراء اور باقی خواتین نا جانے کون سی پلاننگز کر رہی تھیں کہ پائیز کے آنے پر خاموش ہو گئیں۔ پائیز لائٹ گرے کل کے سوٹ میں پر وقار شخصیت لیے اپنی نارمل رنگت کے باوجود نظر لگ جانے کی حد تک ہنڈسم لگ رہا تھا۔

'ماشاءاللہ! میرا بیٹا کتنا اچھا لگ رہا ہے۔'

غزالہ بیگم نے محبت سے پائیز کی پیشانی چومی۔ منہا بیگم اور اسمارہ بیگم نے بھی ماشاءاللہ کہتے ہوئے پائیز کو پیار کیا۔

'یہ کون سی کریم یوز کر رہے ہو پرنس چارمنگ؟ زرہ مجھے بھی تو بتاؤ۔' اقراء نے پائیز کو چھیڑتے ہوئے کہا تو پائیز بے ساختہ ہنس پڑا۔

'اس کریم کا نام ہے ممی، خالہ، چچی اور آپی کا پیار!'

پائیز کے کہنے پر سب نے پائیز کی بلائیں لیں۔

'چلو بیٹا جلدی کرو ساڑھے آٹھ تو یہیں بج گئے ہیں۔'اسمارہ بیگم نے پائیز کو متوجہ کیا۔

'اوکے اوکے میں نکلتا ہوں۔اسلام علیکم لیڈیز!'

'وعلیکم اسلام! خیریت سے جاؤ۔'

غازیان ویلہ سے عابر ویلہ تک کا راستہ آدھے گھنٹے کا تھا جو پائیز نے پچیس منٹ میں طے کیا۔عابر ویلہ کے سامنے گاڑی روک کر پائیز کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔ناجانے کیوں زندگی میں پہلی بار وہ نروس ہو رہا تھا۔دو تین منٹ بعد پائیز گاڑی سے نکلا اور بیل بجائی۔دروازہ فہد نے کھولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اسلام علیکم پائیز بھائی۔ہاو آر یو؟

(How are you)

فہد خوشدلی سے ملا۔

'وعلیکم اسلام! آئم فائن،ہاو آر یو؟'پائیز نے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔

'الحمدللہ آئم گڈ۔آئیں۔'

فہد پائیز کو لیے اس گیسٹ روم میں آ گیا جہاں غزالہ بیگم اور باقی خواتین رکی تھیں۔

فہد پائیز کو بیٹھا کر خود باہر چلا گیا اور کچھ دیر بعد عابر اعظم اور باقی سب کے ساتھ واپس آیا۔

'اسلام علیکم !'

'وعلیکم اسلام برخوردار کیا حال ہے؟'

اقبال اعظم خوشدلی سے ملے جبکہ باقی سب سنجیدہ تصورات لیے پائیز سے مل کر بیٹھ چکے تھے۔ پائیز کا شک درست نکلا تھا۔ ضرور کوئی بات ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے یوں طلب کیا گیا تھا۔

'فہد جاؤ شارمین کو بھی بلالاؤ۔ یہ بات اس کی موجودگی میں ہی کلئیر ہو جائے تو بہتر ہے۔' عابر اعظم کے کہنے پر فہد سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

شارمین بار بار ونیسہ کو فون کر رہی تھی لیکن اس کا فون بند تھا۔ مایوس ہو کر اب وہ ایشل کو کال کر رہی تھی پر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

'خدایا! اب میں کیا کروں؟' شارمین نے غصّے میں موبائل بیڈ پر پھینکا اور اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔

'عیشا۔۔'فہد کی آواز پر شارمین نے سر اٹھا کر دیکھا تو فہد دروازے میں کھڑا تھا۔

'پاپا جانی بلا رہے ہیں۔'فہد نے پائیز کا نام لینا مناسب نہ سمجھا۔

'کیوں؟ خیریت؟؟ غصّے میں ہیں کیا؟'

'نہیں لیکن اگر آپ اسی طرح ٹائم ویسٹ کرتی رہیں گی تو ضرور غصّہ ہوں گے۔'فہد شارمین کو ڈراتے ہوئے بولا تو چار و ناچار اسے جانا ہی پڑا۔

اُدھر پائیز نظریں جھکائے اپنی خطاؤں پر نظر ثانی کر رہا تھا جس کا انجام آج اس صورت میں نکلا تھا۔وہ اپنی ذات میں اس قدر گم تھا کہ شارمین کے آنے کا اندازہ ہی نہ ہو سکا۔

'یہ وہی لڑکا ہے؟'

اسد خان کی سنجیدہ اور کسی حد تک سخت آواز پر پائیز نے چونک کر نظریں اٹھائیں۔عین اسی وقت شارمین نے بھی نگاہیں اٹھا کر پائیز کو دیکھا۔آنکھوں کا تصادم ہوا۔بھوری آنکھوں میں حیرت تھی تو غزالی آنکھوں میں ایک انجانا سا خوف!دونوں نے بیک وقت نظریں چرائیں۔

'جی!'

شارمین منمنائی اور پھر پائیز کو معملا سمجھنے میں لمحہ بھی نہ لگا۔

'ہمم تو تم پہلے مل چکے ہو ہماری بیٹی سے۔' امان اعظم پائیز کی طرف متوجہ ہوئے۔

پائیز نے سر ہلانے پر اتفاق کیا۔

'اب خود بتاؤ گے یا ہم کوئی مدد کریں۔' جواد اعظم کے طنزیہ لہجے پر شارمین کا دل بیٹھ گیا۔

پائیز نے ایک نظر جواد اعظم کو دیکھا پھر سر جھکاتے ہوئے کہنے لگا۔

'ہماری کمپنی نے ڈونیشن کے لیے یونیورسٹی وزٹ کرنے تھی تو بھائی نے مجھے بھیج دیا۔ وہاں پر لڑکیاں سلفی لینے کے لیے میرے پیچھے پڑی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے میرا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔' لڑکیوں کا ذکر کرتے ہوئے پائیز کو عجیب سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

'آف ٹائم میں مس عابر گاڑی کے آگے آ گئیں اور میرا سارا غصّہ ان پر نکل گیا۔ بعد میں احساس ہونے پر میں نے انھیں ڈھونڈنے کی کوشش بھی کی بٹ!' پائیز اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

'تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی شارمین کو اتنا سب کہنے کی؟ ہم نے آج تک اپنی بیٹی پر کبھی غصّے والی نظر نہیں ڈالی اور تم۔۔'

اسد خان کی دھاڑ پر پائیز کا سر مزید جھک گیا اور شارمین کا رنگ اڑھ گیا۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ بات اتنی بڑھ جائے گی۔

'ابھی کے ابھی معافی مانگو۔' عابر اعظم کی آواز میں بھی غصّہ جھلک رہا تھا۔

'غلطی میری ہی تھی اسی لیے مجھے معافی مانگنے میں کوئی جھجک نہیں ہے۔' پائیز نے رک کر ایک نظر سب کو دیکھا پھر بولنا شروع کیا۔

'آئم ریلی سوری مس عابر! مجھے اپنے کیے کا افسوس ہے۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ میں شرمندہ ہوں۔'

آج پائیز کا دوسری بار شارمین سے سامنا ہوا تھا لیکن حالات پہلے سے بھی زیادہ بُرے تھے۔ دل کی خواہش کے باوجود پائیز نے دوبارہ اسے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔

'بیٹا جواب دو۔'

اقبال اعظم نے شارمین سے کہا جو بمشکل خود کو رونے سے باز رکھے ہوئی تھی۔ پائیز

کے معافی مانگنے پر شارمین کو احساسِ جرم ہونے لگا۔وہ پائیز کی بے عزتی تو ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

'اٹس اوکے !'شارمین کہتے ہی فوراً وہاں سے چلی گئی کیونکہ اگر وہ مزید وہاں رکتی ہو ضرور رو دیتی۔

'سوری بیٹا یہ سب ضروری تھا ورنہ وہ تم سے بدگمان ہی رہتی۔'شارمین کے جانے پر عابر اعظم نے پائیز کو گلے لگایا۔

'اور ہم تو ٹیسٹ کر رہے تھے کہ تم میں ایگو کتنی ہے۔'اسد خان نے مسکراتے ہوئے پائیز کی پیٹھ تھپکی جبکہ پائیز حیران و پریشان کھڑا صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

'ہمیں تم سے کوئی گلہ نہیں ہے۔بس شارمین کو احساس دلانا تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگنور کر دینا چاہیے ورنہ بڑے مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں۔'امان اعظم نے پائیز کی مشکل آسان کرتے ہوئے وضاحت دی تو پائیز نے سکھ کا سانس لیا۔

'لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہمیں تمہاری اس حرکت پر غصّہ نہیں آیا۔'جواد اعظم نے گھورتے ہوئے کہا۔

'اچھا بس کر دیں بچے کا خون خشک کر دیا ہے۔' اقبال اعظم نے پائیز پر ترس کھاتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد پائیز وہاں سے نکل کر آفس چلا آیا۔ اپنے روم میں بیٹھے وہ مسلسل شارمین کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پائیز کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ لڑکی اور کوئی نہیں اس کی کیٹی کیٹ ہو گی۔ وہ کیٹی کیٹ جو آج کل اسے بے تحاشا یاد آ رہی تھی۔ لیکن یہ بات پائیز کو اداس کر دیتی کہ جب بھی وہ شارمین سے ملتا تھا کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہو جاتی تھی۔ پہلی ملاقات گاڑی سے ٹکر پر ہوئی اور دوسری بے عزتی پروگرام میں!

'تم کب آئے؟' دائم کی آواز پر پائیز نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جو اب اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

'بس تھوڑی دیر ہی ہوئی ہے۔'

'ہمم۔۔ ویسے کیوں بلایا تھا؟' دائم نے اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے نارمل انداز میں پوچھا۔

'آہ۔۔'وجہ یاد آتے ہی پائیز نے جھرجھری لی اور سارا قصّہ بیان کر دیا۔

'اوہ مائے گڈنس! یہ لڑکی تو بڑی خطرناک ہے۔'دائم نے ہنستے ہوئے کہا تو پائیز نے منہ بنالیا۔

'ویسے پائیز تم نے واقعی بہت بُرا کیا تھا۔ تمھیں بار بار سمجھاتے ہیں کہ اپنے غصّے کو قابو کرنا سیکھو۔ تمھاری باتوں سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ شارمین بہت حساس لڑکی ہے اور تمھاری اس حرکت سے کافی بدگمان ہوئی ہے۔'دائم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

'واؤ! بھائی آپ کو پتا ہے یہی بات اماں انکل نے بھی کی تھی۔'یہ دائم کا پیار ہی تھا کہ پائیز بلکل چھوٹے بچوں کی طرح دائم سے بات کیا کرتا تھا۔

'ویسے مجھے بہت اچھا لگا کہ تم نے اپولو جائز کر لیا۔'

'جی بھائی کیونکہ غلطی میری ہی تھی اور ہمارا مذہب بھی تو یہی درس دیتا ہے نا کہ اگر تم غلطی پر ہو تو معافی مانگ لو۔'

دائم نے فخر سے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو اتنا عرصہ باہر گزارنے کے باوجود اپنے ماں باپ کی دی گئی تربیت پر قائم تھا۔

'خوش رہو پرنس چارمنگ!'دائم پائیز کو گلے لگایا۔

'سب کے ساتھ! بھائی ڈیڈی کہاں ہیں؟'

'وہ میٹنگ میں ہیں۔'دائم نے موبائل دیکھتے ہوئے بتایا۔

'اچھا بھائی آپ خود ہی سب کو بتادیجئے گا کیونکہ اگر میں نے بتایا نہ تو ڈیڈی نے مجھے نہیں چھوڑنا۔'پائیز نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دائم ہنس پڑا۔

'اوکے ڈن! میں نکلتا ہوں اقراء کو ڈاکٹر کی طرف لے جانا ہے۔'

'اللہ حافظ!'دائم پائیز سے مل کر چلا گیا۔

****

شارمین اس وقت اپنے کمرے میں تھی۔آج جو کچھ ہوا تھا اس نے شارمین کو ڈسٹرب کر دیا تھا اور اوپر سے ونیسہ کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔ظہر کی آذان ہوتے ہی شارمین نے وضو بنایا اور نماز پڑھی۔

'اللہ جی! آپ گواہ ہیں میرا مقصد اس کی انسلٹ کرنا ہرگز نہیں تھا۔مم مجھے نہیں پتا تھا کہ ماموں، پاپا جانی اور رمان چاچو کو اتنا غصّہ آئے گا۔'

شارمین اپنے رب سے راز و نیاز میں مشغول تھی کہ رنگ ٹون پر چونکی۔وہ ٹون شارمین نے صرف ونیسہ کے لیے لگائی تھی۔

'ہیلو ونیسہ !کہاں تھیں تم؟؟میں کب سے تمھارا نمبر ٹرائے کر رہی تھی۔ تمھیں احساس بھی ہے میں کتنی پریشان ہو رہی تھی تمھارے لیے!اور مجھے تمھیں اتنا کچھ بتانا ہے۔'شارمین کال یس کرتے ہی بنا رکے شروع ہو گئی تھی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ : نیوایرا میگزین

'اسلام علیکم! پہلی بات بندہ سلام کرتا ہے اور دوسری بات سانس لے لو میں آ گئی۔' ونیسہ نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

'وعلیکم اسلام!' شارمین نے روٹھے لہجے میں جواب دیا۔

'ارے میری پشوگے ناج (ناراض) ہو گئی! چلو کوئی بات نہیں میں مجھے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔' ونیسہ نے شارمین کو چھیڑنا اپنا فرض سمجھا۔

'تو پھر کیوں کال کی ہے؟' حسبِ توقع شارمین چڑ گئی۔

'اہو۔۔وہ تو میں نے اپنی جان کو یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ رات کو پتا نہیں کیسے فون کی بیڑی ڈیڈ ہو گئی۔ صبح چارج پر لگایا تھا۔ جلدی میں یونی کے لیے نکلی تو موبائل گھر پر ہی رہ گیا۔ ابھی واپس آ کر جب آن کیا تو یہ جو میری پالی شی پشوگے ہے نہ جس کا میرے بِنا گزارہ نہیں ہے، اس نے سنچری بنالی تھی کالز کی۔ بس اسی کا جواب دینے کے لیے کال کی ہے۔'

ونیسہ کی باتوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی شارمین مسکرا رہی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی پل میں شارمین کو پر سکون کر دیتی۔

'اچھا اب بتاؤ کس بات سے پریشان اور اداس ہو۔'

'یار ونی! وہ پائیز مجتبٰی ہی ہے۔' صبح والا واقعہ یاد آتے ہی وہ پھر سے اداس ہو گئی۔

'نہ کرو پشو گے۔۔'ونیسہ کی حیرت زدہ آواز آئی۔

'اور تمہیں پتا ہے کل جب پاپا جانی نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ پائیز نے مجھے باتیں سنائی تھیں۔'شارمین نے اب اپنا کارنامہ بیان کیا۔

'خدایا! کیا چیز ہو تم پشو گے۔اب وہ بچارہ زندہ بھی ہے یا شہید ہو گیا؟'ونیسہ نے افسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

'استغفر اللہ! کچھ نہیں ہوا زندہ سلامت ہے وہ اور تمھیں میرے پاپا جانی اور باقی سب اتنے ظالم لگتے ہیں کیا۔'شارمین نے بُرا منا لیا۔

'نہیں بلکل بھی نہیں! لیکن یہاں بات ان کی لاڈلی کا کی کی ہو رہی تھی نا اسی لیے۔اچھا چھوڑو آگے بتاؤ کیا ہوا۔'

'بس پھر کل ہی پاپا جانی نے کال کی اور آج صبح وہ آیا تھا۔'شارمین نے سارا قصّہ کہہ سنایا۔

'ویسے شارمین یہ تو بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوا۔ جو بھی ہو یہ سچ میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔' ونیسہ کو بھی پائیز کے لیے بُرا لگا۔

'ونی قسم سے مجھے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ سب کا ردِ عمل اتنا شدید ہو گا۔ مجھے بھی بہت گلٹی فیل ہو رہا ہے۔'

'ہونا بھی چاہیے کیونکہ سچ میں تم نے بہت غلط کیا ہے پشو گے۔ اگر تمہیں منع کرنا ہی تھا تو صاف کہہ دیتی کے اچھا نہیں لگا۔ تمہیں کوئی فورس تو نہیں کر سکتا تھا نا!' ونیسہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

'یار مجھے اس وقت سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہتی۔' شارمین منمنائی۔

'تو اس کا یہ مطلب تو نہیں میری جان کہ سارا ملبہ اس پر ڈال دیتی۔ اگر پائیز نے کچھ کہا تھا تو بدلے میں تم بھی خاموش نہیں رہی۔ اچھی خاصی سنا کر آئی ہو۔'

'ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن پھر بھی مجھے اس شادی نہیں کرنی۔ یار ونی پلیز کچھ کرو۔۔' شارمین روہانسی ہو گئی۔

'اچھا پشو گے ایک بات بتاؤ! کیا تم یہ بات مانتی ہو کہ اللہ کے حکم کے بنا ایک پتّا بھی نہیں

ہل سکتا؟'ونیسہ نے شارمین سے پوچھا۔

'ہاں!'

'بس پھر یہ ضد چھوڑ دو کہ شادی فلانے کروں گی اس سے نہیں وغیرہ وغیرہ۔ہو گا وہی جو اللہ چاہیں گے۔'ونیسہ کی اس بات نے جیسے شارمین کو کڑی دھوپ سے چھاؤں میں لا کھڑا کیا۔

'ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو۔جزاک اللہ میری جان!'شارمین کا دل اس قدر انمول دوست ملنے پر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوا۔

'وِرایّاکِ پشو گے! چلو اب میں جاتی ہوں فریش ہونے اور تم بھی کھانا کھاؤ ٹینشن فری ہو کر۔'ونیسہ کی آواز آئی

'اوکے اوکے۔اللہ حافظ!'

'اللہ حافظ! فی اَمانِ اللہ'ونیسہ نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت کا اب نام و نشان بھی نہیں تھا۔ونیسہ سے بات کرنے کے بعد ہمیشہ ہی ایسا ہوتا تھا۔دونوں نے ایک دوسرے کو اپنا عادی بنا دیا تھا۔جب تک دل

کی بات ایک دوسرے سے شئیر نہ کرلیں، انھیں چین نہیں آتا تھا اور یہی عادت آگے جا کر ان کے لیے کافی مشکلات کھڑی کرنے والی تھی!

****

ونیسہ فریش ہو کر نیچے آگئی جہاں نورین بیگم کھانا لگا رہی تھیں۔

'مماجان ابھی سے کیوں لگا دیا؟' ونیسہ نے سالن لاتی نورین بیگم سے پوچھا۔

'تمھارے باباجانی نے کہا ہے کہ آج وہ لیٹ آئیں گے۔اب بیٹھو اور کھانا کھاؤ صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔'

'اچھا ٹھیک ہے۔مہرماہ آجاؤ۔' ونیسہ نے بیٹھتے ہوئے مہرماہ کو بھی آواز دی۔

'میں آگئی۔۔۔' مہرماہ ونیسہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

کھانا کھانے کے بعد برتن دھو کر ونیسہ نورین بیگم کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھی تھی جبکہ مہرماہ ہوم ورک کر رہی تھی۔

'ونیسہ ایک بات کہنی ہے۔' نورین بیگم نے تمہید باندھی۔

'مجھے پتا ہے مماجان آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔آپی یونہی تو نہیں آئی تھیں۔' ونیسہ نے گہرا

سانس بھرتے نورین بیگم کی گود میں سر رکھ لیا۔

'تو منع کیوں کیا پھر؟'نورین بیگم نے ونیسہ کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

'اچھا ٹھیک ہے جیسا آپ کو مناسب لگے کریں۔ لیکن میں بتا رہی ہوں شادی میری اسٹیڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد ہی ہوگی۔'ونیسہ نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

دراصل ایمان کی یہ خواہش تھی کہ ونیسہ اس کی دیورانی بنے۔یا پھر یوں کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ حیدر کلیم کا چھوٹا بھائی واسق ونیسہ پر لٹو تھا۔جب اُس نے اپنی چاہت کا اظہار ایمان سے کیا تو وہ خوش ہوگئی۔ بھلا اسے کیا اعتراض ہونا تھا۔ایمان نے جب ونیسہ سے ذکر کیا تو شارمین کی جان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ونیسہ نے فوراً سے انکار کر دیا۔

جب ایمان پشاور آئی تو اس نے نورین بیگم کو بتایا۔وہ بھی خوش ہو گئیں کیونکہ واسق بہت اچھا لڑکا تھا اور سب سے بڑی بات کہ دونوں بہنیں ایک ساتھ رہتیں۔نورین بیگم نے احمد زمان کو بتایا تو انھوں نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔اب نورین بیگم ونیسہ سے پوچھنا چاہ رہی تھیں تاکہ ایمان کی ساس باقاعدہ رشتہ لے آئیں۔

'ہاں انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔'نورین بیگم نے ونیسہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'ایسا لگتا ہے کہ آج کل کی آب و ہوا یہ شادی والا کیمیکل شامل کر دیا گیا ہے۔اُدھر نسرین آنٹی کو بھی شارمین کی شادی کی جلدی ہو گئی ہے اور اِدھر بیٹھے بیٹھائے اب آپ کو بھی میری شادی یاد آ گئی۔'

'ہاہاہاہا۔۔۔شارمین کا کیا بنا؟'نورین بیگم نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

'بڑے تو مطمئین ہیں اب شارمین سے پوچھا ہے۔دیکھتے ہیں میڈم کیا جواب دیتی ہیں۔آپ کو تو پتا ہی ہے نہ سب کی لاڈلی ہے۔'

'ہمم۔۔۔بس اللہ وہ کرے جس میں شارمین کی خوشیاں اور سکھ ہوں۔'نورین بیگم نے دُعا دی۔

'آمین ثم آمین۔اچھا مما جان بابا جانی کب تک آئیں گے؟'ونیسہ نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

'شاید چار بجے تک آ جائیں۔کوئی کام تھا؟'

'نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔'ونیسہ کہتے ہوئے نورین بیگم کی گود میں سر رکھ چکی تھی۔

'آپی پلیز یہ کوئسچن سمجھا دیں۔ مجھ سے نہیں ہو رہا۔' مہر ماہ کی آواز پر نورین بیگم اور ونیسہ دروازے کی طرف متوجہ ہوئیں جہاں مہر ماہ منہ بنائے کھڑی تھی۔

'لاؤ۔' ونیسہ کے کہنے پر مہر ماہ کاپی پنسل لے کر آئی اور پھر ونیسہ اسے سوال سمجھانے لگی۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وہ تینوں اس وقت فلیٹ میں موجود بار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

'یار اس حادی کا نمبر تو ٹریس ہی نہیں ہو پا رہا۔'سنائپر نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

'بس پھر اس کا تو ایک ہی مطلب نکلتا ہے کہ حادی کا کوئی چمچا موبائل کمپنی میں کام کرتا ہے۔ تبھی تو اس کا فون ریکارڈ کلئیر ہے۔'سنیک-آئز نے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے رکھتے ہوئے ٹیک لگائی۔

'ہاں ہو سکتا ہے۔سنائپر پتا کرو حادی کس موبائل کمپنی سے موبائل خریدتا ہے۔'سکار نے سنائپر کو کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔

'یہ رہی وہ کمپنی اور اس کے ورکرز کی لیسٹ۔'سنائپر نے لیپ ٹاپ ان دونوں کی طرف گھمایا۔

'سنیک-آئز کسی پر شک ؟'سکار سنیک-آئز کی طرف متوجہ ہوا جو غور سے تمام ورکرز کی تصویر دیکھ رہا تھا۔

'اس تصویر کو چیک کرو سکار۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکارنے اس ورکر کی تصویر ڈاؤنلوڈ کر کہ ایک سافٹویئر سے سکین کیا اور سکین کے بعد جو تصویر سامنے آئی وہ تینوں کے ماتھے پر بل لے آئی۔وہ تصویر کسی اور کی نہیں بلکہ حادی کی تھی۔وہ حادی ہی تھا جو حدید بن کر وہاں کام کرتا تھا اور اپنے سارے ریکارڈز مٹادیا کرتا۔

'اب کچھ نہیں ہو سکتا۔'سنائپر بدمزہ ہوتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

'کوئی تو طریقہ ہو گا جس سے ریکارڈ مل جائے۔'سکار کا موڈ بھی خراب ہو گیا۔

'کیوں نہ ہم حادی کی کانٹکٹ لیسٹ چیک کریں۔شاید وہاں سے کوئی ہلپ مل جائے۔' سنیک۔آئزا اٹھ کر سامنے بنی الماری کی طرف آیا اور وہاں سے حادی کا موبائل نکالا۔

'کانٹکٹ ڈیلیٹ کر چکا ہے۔'

'اچھاااا!'سنیک۔آئز نے مسکراتے ہوئے موبائل آن کیا اور اسے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا۔کچھ ہی دیر بعد سکرین پر حادی کے موبائل میں موجود تمام نمبرز نظر آنے لگے۔

'اب دیکھ لو کیا کرنا ہے ان نمبرز کا۔'

'ویل۔ڈن سنیک-آئز! سنائپر فوراًان سب کی ڈیٹیل نکالو۔'

'یاررربس! میں تھک گیا ہوں۔باقی کام بعد میں کریں گے۔ابھی تو میرا امی کی ہاتھ کی بریانی کھانے کا دل چاہ رہا ہے۔'سنائپر نے کمانڈو کی بیگم کا کہا۔

'ہاں ویسے بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے امی سے ملے۔'سنیک-آئز بولا۔

'اوکے چلو۔'

سکار مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور یوں وہ تینوں فلیٹ سے نکل کر کمانڈو کے گھر چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالانکہ سکار کے پاس چابی موجود تھی لیکن پھر بھی وہ تینوں گھر کی پچھلی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے۔خاموشی سے آگے پیچھے وہ کیچن کی طرف بڑھ گئے جہاں کمانڈو کی بیگم کھانا بنا رہی تھیں۔

'اسلام علیکم امی!'تینوں نے ایک ساتھ سلام کیا۔

'وعلیکم اسلام میرے بچے آئے ہیں۔میں صدقے کہاں تھے اتنے عرصے تک؟'ندا بیگم نے باری باری تینوں کو پیار کیا۔

'ہم توآنا چاہتے تھے بٹ کمانڈو ہی نہیں چھوڑتے۔'سنائپر نے معصوم شکل بنائی۔

'جی ہاں! جب بھی ہم آتے ہیں نہ کام کے بعد دھکے دے کر نکال دیتے ہیں۔'سنیک-آئز نے نظر نہ آنے والے آنسو صاف کیے۔

'میں صدقے! میں دیکھتی ہوں تمھارے کمانڈو کے ساتھ۔'ندا بیگم نے ان دونوں کی ایکٹنگ پر نحال ہوتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

'امی کیا بنایا ہے؟'سکار نے آنکھیں بند کر کے خوشبو سونگھتے ہوئے پوچھا۔

'میں نے بریانی بنائی ہے حرا اور عمران کے کہنے پر۔'ندا بیگم نے اپنے دونوں بچوں کا نام لیا۔

'ہررےےےے۔۔۔۔امی ہمیں بھی کھانی ہے۔'تینوں نے مل کر نعرہ لگایا۔

'ہاں کیوں نہیں! ہاتھ منہ دھو کر آؤ میں لگاتی ہوں۔'

اب سب ٹیبل پر بیٹھے بریانی سے انصاف کر رہے تھے اور ساتھ ہی ندا بیگم کو ناجانے کون کون سے قصّے سنا رہے تھے جنھیں وہ پوری توجہ اور محبت سے سن رہی تھیں۔ندا بیگم کو یہ تینوں بلکل اپنے سگے بچوں کی طرح عزیز تھے اور وہ بھی ندا بیگم سے بہت

محبت کرتے تھے۔اسی لیے انھیں امی کہا کرتے تھے۔

'امی میرا خیال ہے کہ اب آپ کو سکار کے ہاتھ پیلے کر دینے چاہئیں۔'سنیک-آئز نے سنائپر کو آنکھ مارتے ہوئے ندا بیگم سے کہا۔

'جی ہاں لڑکی دیکھ لی ہے آپ کے بیٹے نے۔'سنائپر نے مزید کہا تو ندا بیگم نے خوشگوار حیرت سے سکار کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

'کون ہے وہ لڑکی؟ مجھے بھی بتاؤ!'

'ابھی نہیں امی! فلحال تو پا ئیز مجتبیٰ ٹرائے کر رہا ہے۔اگر وہ ناکام ہوا پھر میں دیکھوں گا۔'سکار نے پانی پیتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔یوں جیسے وہ کسی اور کی بات کر رہا ہو۔سنائپر اور سنیک-آئز منہ کھولے سکار کو دیکھ رہے تھے۔ندا بیگم بھی حیران تھیں۔

'بہت مزہ آیا اتنے ٹائم بعد آپ کے ہاتھ کا کھانا کھا کر! اب اجازت چاہیں گے ہمیں نکلنا ہے۔'سکار دونوں کو اشارہ کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔

'ٹھیک ہے۔خیریت سے جاؤ۔اللہ کی امان ہو!'

وہ ندا بیگم سے مل کر جس خاموشی سے آئے تھے اُسی خاموشی سے واپس جا چکے تھے۔

****

شارمین اس وقت اپنے گارڈن میں لگے جھولے پر بیٹھی ابھی تک صبح والے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔اس نے آج تک اسد خان کو ہمیشہ ایک پیار کرنا والا بھائی اور چاہنے والے ماموں کے روپ میں ہی دیکھا تھا لیکن آج! ان کا غصّہ شارمین کو اندر تک ہلا گیا تھا۔

'میری بیٹی کیا سوچ رہی ہے؟'اقبال اعظم شارمین کے ساتھ بیٹھ گئے۔

'کچھ خاص نہیں چاچو بس ایسے ہی۔'شارمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ہمم۔۔اچھا ایک بات بتاؤ۔اب تو پائیز سے کوئی مسئلہ نہیں ہے نا؟اس نے معافی بھی مانگ لی ہے۔'

'خان چاچو سچ میں میرا مقصد اس کی انسلٹ کروانا ہرگز نہیں تھا۔میں نے جسٹ ایک وجہ بتائی تھی انکار کے لیے۔'شارمین نے اپنی صفائی پیش کی۔

'دیکھو بیٹا! اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل سے لگا لیا جائے نہ تو یہ بہت بڑے بڑے مسائل پیدا کر دیتی ہیں۔یہ سچ میں کوئی اتنی بڑی بات تھی لیکن کیونکہ آپ نے اس

بات کو اب تک یاد رکھا ہوا تھا، یہ ہم سب کے غصّے کا باعث بن گئی۔'اقبال اعظم نے شارمین کو سمجھایا۔

'مجھے احساس ہو گیا تھا خان چاچو۔ میں بہت گلٹی فیل کر رہی ہوں۔'

'کوئی بات نہیں میرا بیٹا! بس اب بھول جاؤ اس بات کو! پائیز بہت اچھا لڑکا ہے۔'اقبال اعظم اصل مدعے کی طرف آئے۔

'چاچو اُس میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں جو سب اس کی طرفداری کرتے ہیں۔'شارمین کو غصّہ آگیا۔

'ہاں تو اگر میں بھی یہی پوچھوں کہ اُس بچارے میں ایسے کون سے خار لگے ہوئے ہیں جو منع کر رہی ہو۔'اقبال اعظم نے بھی شارمین کی طرح کہا۔

'نہیں مطلب جب میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے نہیں پسند تو کیوں آپ لوگ میری بات نہیں مان رہے۔'شارمین اٹھ کھڑی ہوئی۔

'نہیں تو کیا آپ نے لو میرج کرنی ہے؟'اقبال اعظم کی بات پر شارمین کی آنکھیں کُھلی رہ گئیں۔

'چاچو۔۔۔'

'ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔پسند پسند کی رٹ لگائی ہوئی ہے تو مجھے یہی خیال آنا تھا نا۔'

اقبال اعظم نے مصنوعی منہ پھُلا لیا۔

'اچھا اس کے علاوہ آپ لوگ جس سے کہیں گے میں آنکھیں بند کر کہ شادی کر لوں گی۔بس وہ یہ نہ ہو۔'شارمین نے بارگیننگ کرنا چاہی۔

'او کے ایک شرط پہ!'اقبال اعظم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'مجھے منظور ہے۔'

'پہلے یہ بتاؤ پائیز کے لیے کیوں منع کر رہی ہو۔ایسی کون سی بات ہے جو مجھ سے بھی چھپا رہی ہو؟'اقبال اعظم نے "مجھ" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

شارمین بچپن سے ہی اپنے خان چاچو سے بہت اٹیچ تھی۔آج تک اپنی ہر بات وہ ان سے شئیر کیا کرتی تھی۔

'خان چاچو!'شارمین نے ہتھیار ڈالتے ہوئے بہت معصومیت سے اقبال اعظم کو پکارا۔

'جی میرا بیٹا میں سن رہا ہوں۔'اقبال اعظم نے شارمین کی پیشانی چومتے ہوئے بہت پیار

سے کہا جیسے وہ بچپن میں کہا کرتے تھے۔

'چاچو وہ ٹک ٹاکر ہے۔ میں نے اس کی بہت سی بلکہ تقریباً ساری ہی ویڈیوز دیکھی ہوئی ہیں۔ چاچو جس بندے کو آپ موبائل میں دیکھتے ہوں اس کا سامنا کیسے کر سکتے ہیں۔'

شارمین نے مناسب الفاظ میں بغیر کرش والے قصّے کا ذکر کیے اقبال اعظم کو اپنے احساسات سے آگاہ کرنے لگی۔

'چاچو میرا تو یہ سوچ کر ہی دل بیٹھ جاتا ہے۔ خان چاچو اب تو میں نے آپ کو سچ بتا دیا ہے۔ پلیز آپ سب کو سمجھائیں نا۔' شارمین نے انھیں نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے التجا کی۔

'یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟'

اقبال اعظم کا لہجہ اسی طرح نرم اور محبت لیے ہوئے تھا۔ انھیں کچھ کچھ سمجھ آ گئی تھی لیکن شارمین کی خاطر یوں ظاہر کیا جیسے اس کی بتائی گئی وجہ پر یقین کر چکے ہوں۔

'بس اب بتا دی نا۔'

'میری اور باقی سب کی بھی یہی رائے ہے کہ پائیز آپ کو بہت اچھے سے رکھ سکتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی لیے میں چاہوں گا کہ تھوڑا سا ٹائم لو اور اس بارے میں سوچو۔ اگر پھر بھی مطمئن نہ ہو تو یہ میرا وعدہ ہے آپ کو کوئی بھی فورس نہیں کرے گا۔' اقبال اعظم نے کچھ اس انداز سے کہا کہ شارمین چاہ کر بھی انکار نہ کر سکی۔

'ٹھیک ہے چاچو! لیکن صرف آپ کے کہنے پر۔' شارمین نے گویا احسان کیا۔

'بندہ یہ احسان کبھی نہیں بھولے گا۔' اقبال اعظم کے شرارت سے کہنے پر شارمین ہنس دی۔

'چلو اب جاؤ اور ہم دونوں کے لیے مزے دار سی کافی بنا کر لاؤ۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اوکے۔' شارمین مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی۔

اقبال اعظم نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا اور ایک نمبر ملایا۔ کال یس ہونے پر دوسری طرف سے سلام کیا گیا۔

'وعلیکم اسلام! میں چاہتا ہوں تم پیر کو اس سے مل لو۔ آگے تمہیں پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔'

'اوکے کہاں ملنا ہے؟' دوسری طرف سے پوچھا گیا جس کے جواب میں اقبال اعظم نے

جگہ اور وقت کا بتا کر فون رکھ دیا کیونکہ سامنے سے شارمین آرہی تھی۔

'یہ لیں چاچو۔'شارمین نے ایک کپ ان کی طرف بڑھایا۔

'یہ اتنی جلدی کیسے بن گئی؟'اقبال اعظم نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

'کافی بیس پہلے کی بنی ہوئی تھی نا۔'

'ہمم۔۔'اقبال اعظم کافی پینے لگے۔

****

'پائیز نے کچھ بتایا کیوں بلایا تھا؟'مجتبیٰ غازیان نے دائم سے پوچھا۔

'جی وہ شارمین کو کچھ ایشوز تھے۔بس وہی ڈسکس کرنے کے لیے بلایا تھا۔'سب کو اپنی طرف متوجہ پاکر دائم نے مناسب الفاظ میں کہا۔

'کیسے ایشوز؟'سہیر غازیان نے پوچھا۔

'مسئلہ پائیز کے ٹک ٹاکر ہونے سے شروع ہوا ہے۔'

'ظاہر ہے شارمین نے یہی کہا ہوگا کہ ٹک ٹاک چھوڑ دے اور لڑکیوں سے بھی دور

رہے۔'دائم کا اشارہ سمجھتے ہی اقراء نے بات کا رخ دوسری جانب کر دیا۔

'منع بھی کیا تھا اس لڑکے کو۔'مجتبیٰ غازیان کو غصّہ آ گیا۔

'مسئلہ حل ہو گیا کہ نہیں؟'طائل غازیان نے دائم سے پوچھا۔

'یہ تو اب عابر انکل خود کال کر کے بتائیں گے۔'

'ویسے پائیز ہے کہاں؟'غزالہ بیگم نے دائم سے پوچھا۔

'تانیہ کو پک کر کے آئے گا۔'

NEW ERA MAGAZINE

مجتبیٰ غازیان سر ہلاتے ہوئے ٹی وی کی طرف توجہ ہو گئے۔

دوپہر کے چار بج رہے تھے لیکن پائیز،تانیہ،شارق اور عریش کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔

'دائم فون کروان گدھوں اور کہو کہ فوراً گھر پہنچیں۔خود تو پتا نہیں کہاں ہیں بچی کو بھی ساتھ لیا ہوا ہے۔'سہیر غازیان نے غصّہ ضبط کرتے ہوئے دائم سے کہا۔

'اسلام علیکم! ہم آ گئے۔'تانیہ کی چہکتی آواز پر سب داخلی دروازے کی طرف متوجہ ہوئے جہاں سے تانیہ باقی تینوں کے ساتھ اچھلتی کودتی آ رہی تھی۔

'ٹائم دیکھا ہے تم لوگوں نے؟اور تانیہ کو بھی ساتھ لیے گھوم رہے تھے تم تینوں!'سہیر غازیان نے پائیز شارق اور عریش کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

'چاچوان سب کا کوئی قصور نہیں ہے۔مجھے اپنی فرینڈ کو نوٹس دینے تھے ناتو ہم وہاں گئے تھے اور پھر وہاں سے آئسکریم پالر قریب تھا تو آئسکریم کھانے چلے گئے۔'تانیہ نے سہیر غازیان کے گلے لگتے ہوئے معصومیت سے لیٹ ہونے کی وجہ بتائی۔

'پھر بھی پرنسس۔آپ کو انفارم کر دینا چاہیئے تھا نہ!'سہیر غازیان کا غصّہ منٹوں میں اُڑن چھو ہوا تھا تانیہ کے انداز پر۔

'سوری!آئندہ احتیاط کریں گے۔'

'کھانا کھاؤ گے؟'اسارہ بیگم نے صوفے پر بیٹھتے پائیز اور شارق سے پوچھا۔

'نہ!ہم فل ہیں۔بس تھوڑا سا ریسٹ کریں گے۔'شارق نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

'جی جی بچارے آوارہ گردی کر کہ تھک گئے ہیں نا اب آرام کریں گے۔'طائل غازیان کے طنز پر تینوں بے ساختہ ہنس پڑے۔

****

وقت کا کام ہے گزرنا، سو وہ بنا رکے گزرتا گیا۔شارمین کافی ڈری ہوئی تھی کیونکہ آج وہ یونی جا رہی تھی۔ نسرین بیگم اور جیا بھی صبح سے مختلف دُعائیں پڑھ پڑھ کر شارمین پر پھونک رہی تھیں۔

'بیٹا اپنا بہت خیال رکھنا۔'نسرین بیگم نے جاتی ہوئی شارمین کو پیار کرتے ہوئے نصیحت کی۔

'ہماری بہادر شہزادی ہے شارمین۔ڈرنا نہیں ہے۔'جیا نے شارمین کو گلے لگایا۔

ماں اور خالہ سے مل کر شارمین وین میں بیٹھی اور آدھے گھنٹے بعد وہ یونیورسٹی میں تھی۔

'اسلام علیکم! کیا حال ہے؟'شارمین کو آتا دیکھ کر اس کا گروپ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

'وعلیکم اسلام! میں ٹھیک تم لوگ کیسی ہو؟'شارمین سب سے ملی۔

'ہمیشہ کی طرح حسین و جمیل۔'حفصہ نے ایک ادا سے کہا تو سب مسکرا دیں۔

'آج کون سی کلاس ہے؟'شارمین نے بیگ رکھتے ہوئے پوچھا۔

'کیمسٹری اور بیالوجی۔'جواب حمائل کی جانب سے آیا۔

'ہمم۔۔۔چلو پھر کلاس میں چلیں۔'

ان میں سے کسی نے بھی شارمین سے اس دن کے بارے میں نہیں پوچھا۔وہ چاہتی تھیں کہ اگر شارمین کو مناسب لگے تو وہ خود بتائے۔لیکن شارمین خاموش ہی رہی تو انھوں نے بھی کچھ نہ پوچھا۔

کلاسسز سے فری ہو کر شارمین اپنے گروپ کے ساتھ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھی مس ہو جانے والے لیکچرز کے بارے میں ڈسکشن کر رہی تھی جب جوس پیتی وریشہ کو حفصہ نے باتوں ہی باتوں میں ہلکا سا دھکا دیا۔نتیجتاً وہ جوس شارمین کے کپڑوں کو رنگ گیا۔

'حفصہ کی بچی تمہیں چین نہیں ہے؟ یہ کیا کر دیا۔'

'سوری یار مجھے کیا پتا تھا کہ اس ورشی منحوس نے جوس پکڑا نہیں رکھا ہوا ہے اپنے ہاتھ پر۔'حفصہ وریشہ کو گھورتے ہوئے شارمین سے معافی مانگ رہی تھی۔

'چلو خیر ہے۔شارمین تم واش روم میں جا کر دھو لو اپنی کُرتی ورنہ نشان رہ جائے گا۔' خوشی نے معاملہ رفع دفع کرتے ہوئے شارمین سے کہا۔

'اور ہاں ڈپارٹمنٹ کے سارے واش رومز خراب ہیں ان میں کام چل رہا ہے۔ تم ٹاپ فلور پر چلی جانا۔' حمائل نے جاتی ہوئی شارمین کو بتایا۔

'اوکے! ایک تو پتا نہیں آج کل ساری بُری چیزیں میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہی ہیں۔ اب میں اتنا اوپر جاؤں!' پہلے بات حمائل سے کہتے ہوئے شارمین ڈپارٹمنٹ میں جاتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی۔

ٹاپ فلور پر پہنچ کر شارمین واش روم میں آئی اور اپنی کُرتی صاف کرنے لگی۔ کُرتی سکھاتے ہوئے شارمین جیسے ہی واش روم سے باہر نکلی، کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور دیوار سے لگا کر شارمین کا منہ بند کر دیا۔

'شش! آواز نہیں نکلنی چاہیے تمھاری!'

بھوری آنکھیں شارمین پر ٹکاتے ہوئے پر اسرار لہجے میں کہا گیا جبکہ شارمین تو مخالف کو دیکھ کر ہی بے ہوش ہونے والی ہو گئی۔

'تمھیں نہیں لگتا مس عابر، اس رشتے سے انکار کے لیے وہ بہانہ بہت کمزور تھا۔' مخالف کی آواز میں سختی تھی جس نے شارمین کو ڈرا دیا۔

'مجھے انکار سننے کی عادت نہیں !اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے اپنی بات منوانے کا !'اس کا اشارہ اپنے دھمکانے کی طرف تھا۔

'لیکن تم نے مجھے مجبور کیا ہے یہ کرنے پر ! معافی میں مانگ چکا ہوں اب انکار نہیں مانوں گا !'

شارمین کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہوئے پائیز نے شارمین کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا لیکن اس کا بازو ابھی بھی پائیز کی گرفت میں تھا۔ پائیز نے بہت سی خوبصورت آنکھیں دیکھیں تھی لیکن جو کشش اور سحر اس وقت شارمین کی آنکھوں میں تھا، وہ پائیز جیسے بندے کا بھی دل دھڑکا گیا۔ اپنا دوسرا ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے پائیز نے بمشکل نظریں چرائیں۔ پائیز کے یوں کرنے پر شارمین کو ونیسہ کی آواز سنائی دی۔

"میری جان میری پشو گے ! تمھاری آنکھیں روتے ہوئے اتنی خوبصورت لگتی ہیں کہ میرا دل آجاتا ہے۔ اسی لیے کبھی بھی کسی لڑکے کے سامنے نہ رونا۔ خواہ مخواہ بچارے کا ایمان خراب کرو گی۔"

اس بات کا یاد آنا تھا کہ شارمین کا بچا کچا تراہ بھی نکل گیا اور شارمین وہاں سے بھاگنے کو پَر تولنے لگی۔

'کیٹی کیٹ میں تمہیں وارن کر رہا ہوں۔ اگر اب تم نے انکار کیا تو مجھ سے اچھے کی توقع نہ رکھنا۔' پائیز بنا شارمین کو دیکھے اپنی بات کہہ کر چلا گیا۔

اپنی پھولی ہوئی سانس کو ہموار کرتے ہوئے شارمین واپس واش روم میں آئی اور اپنے چہرے پر پانی ڈالتے ہوئے خود کو پر سکون کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ اپنے گروپ کے پاس آ گئی۔

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

www.neweramagazine.com